مسیح کی خاطر دکھ اٹھانا

مسیح کی فوج میں نوجوان کی بھرتی ہونے کی دعوت ۔

326 ق ۔ م میں اسکندر اعظم نے اپنی بڑی فوج کے ساتھ ہندوستان کے بادشاہ پورس پر چڑھائی کی ۔ اسکندر اعظم کی فوج دس سال تک جنگ میں مصروف رہنے کے سبب تھکی ہاری تھی ۔ لیکن اس نے اپنی تقریر سے اپنی فوج کے جوش و خروش کو ابھار کر دشمن کو شکست دی ۔ "مضبوط ہو ۔ اور جانو کہ دکھ اور خطرات جلال کی قیمت ہیں ۔ جرأت مند زندگی کا مزا ہی کچھ اور ہے ۔ اور لازوال موت کے بعد شہرت ہوتی ہے" اسکندر اعظم کی تقریر موثر ثابت ہوئی ۔ لیکن اس کا دعوہ اس کی طاقت سے کی حد سے بڑھ گیا ۔

عظیم مشکلات کے مقابلہ میں پولوس رسول سپاہی کی تصویر پیش کرتا ہے اور اپنے فرزند تیمتھیس کو خدا پرستی میں آگے بڑھنے کی تلقین کرتا ہے ۔ "مسیح کے اچھے سپاہی کی طرح دکھ اٹھا" (۲ ۔ تیمتھیس 2/3) دکھ اٹھانا اس کے لئے یونانی محاورہ پانچ دفعہ نئے عہدنامہ میں استعمال ہوا ہے ۔ پولس نے یہ محاورہ اپنے تیمتھیس کے دوسرے خط میں تیمتھیس کے لئے چار دفعہ استعمال کیا ہے ۔ ایمانداروں کو خوشخبری سنانے کے لئے دکھ اٹھانے کے لئے کہا ہے ۔ (۲ ۔ تیمتھیس 1/8) دکھ اٹھا (۲ ۔ تیمتھیس 2/9) دکھ اٹھا (۲ ۔ تیمتھیس 4/5) پولس نے دوسرے خطوط میں دکھ اٹھانے کے لئے اتنا زور نہیں دیا جتنا اس خط میں دیا ہے ۔

برمحل ہدایات

چند وجوہات ہیں جن کی بنا پر پولس دکھ اٹھانے کا حکم دیتا ہے جن کی نوجوان کو سننے کی ضرورت ہے ۔

ثقافتی پیچیدگیاں

نوجوان ایسے وقت میں جوان ہو رہے ہیں جس میں آرام و آسائش اور نابالغی کو معیار بنایا جا رہا ہے ۔ آج کے مسیحی نوجوان کو جو آخری بات کہنا ہے وہ یہ ہے "مسیح کی فوج میں شامل ہو کر دکھ اٹھاؤ" گزشتہ زمانوں کی مشکل و تنہا شناخت بڑی مشکلات سے بنی ہے ۔ دوسری جنگ عظیم میں امریکی فوج میں دس لاکھ نوجوان بھرتی ہوئے ۔ باقی گو کہ

ذمہ داریاں اٹھاتے رہیں گے۔ آجکل 25 تا 34 سال کی عمر کے بالغ نوجوان (13) ②
اپنے والدین کے ساتھ رہتے ہیں اور آرام و آسائش کی زندگی بسر کر رہے
ہیں اور شادی اور بچوں کی پرورش کی ذمہ داریوں سے دور رہنے کی
کوشش کرتے ہیں۔

مشرقی تہذیب سے نمونہ سیکھئے۔ مغربی مسیحیت اب
سے پہلے کی طرح جنگ میں جا کر [illegible] دوسروں کی ثقافت کو ظاہر
کرنے مسیحیت کی علامت اور نشان بنائی گئی۔ آجکل پاسبان موجودہ
مسیحیت کو پسندیدہ بنا کر پیش کرنے کی سوچتا ہے۔ حال ہی میں
ایک پاسبان نے اپنی پلیٹ کی زیب الائش سے سجایا۔ اور اس شخص
کو دنیا کا زم ترین پاسبان کا نام دیا جس نے ٹیوب ویل ٹیوب
لگائی۔ شاید وہ ایک ہو لیکن وہ اپنی کلیسیا کی سیاسی بنانے میں مدد
نہیں کر رہا۔

نئی صورت حال کی الجھن

آج کی کلیسیا میں ڈاکٹر ناموزوں شخص ہوتے ہیں۔ وہ نوجوان روحانی
رہنما ہیں۔ پولس مناسب طور پر تمیتھیس کو نصیحت کرتا ہے
"کوئی تیری جوانی کی حقارت نہ کرنے پائے۔ لیکن تو ایمانداروں کیلئے
نمونہ بن" (1۔تمیتھیس $\frac{4}{12}$) وہ اس بات کو بخوبی دعوہ کیا کہتا ہے
کہ ابھی جوانی بہت سی وجوہات کی وجہ سے روحانی بلاغت میں
رکاوٹ بن سکتی ہے۔

اول۔ نوجوان مستقبل کی بابت بھول جاتے ہیں۔ ان کیلئے
دس سیکنڈ میں جذبہ کیساتھ فوری طور پر فیصلہ کرنا نسبتاً آسان ہے۔
بہ نسبت دس سال میں جو آہستہ آہستہ اختیار کرتے ہیں وہ اکثر
مستقبل کے بارے سوچنے میں ناکام ہوتے ہیں۔ اگر مسیحیت دکھ
برداشت کرنے کے بارے اس طرح سوچے تو ہم دیکھیں گے مسئلہ ہے۔

دوئم۔ نوجوان موجی مزاج ہو سکتا ہے۔ مطالعہ سے معلوم
ہوا ہے کہ نوجوان کا ذہن جذباتی طور پر بڑی جلدی متاثر ہو جاتا ہے۔
پولس تمیتھیس کو آگاہ کرتا ہے "جوانی کی خواہشوں سے بھاگ"
(2۔تمیتھیس $\frac{2}{22}$)

سوئم۔ وقت کا امکان وفاداری میں نوجوان کیلئے رکاوٹ بنتے

پولس صلاح دیتا ہے کہ پرہیزگاری حاصل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس سے پختگی حاصل ہوتی ہے۔ ہم بچوں کی مانند نہ محسوس کریں نہ سوچیں اور نہ ہی ان کی مانند عمل کریں بلکہ سپاہی کی مانند عمل کریں

قوی تصویر

لڑائی میں سپاہی کی تصویر سنجیدہ ہوتی ہے

ریاستی لڑائیوں کے شروع میں شمالی حصہ میں رہنے والے نوجوان بڑے جوش کے ساتھ بھرتی ہوئے۔ ابراہیم لنکن نے لڑنے کیلئے 75000 فوجی بلائے۔ چھ دن کے اندر اندر اوہائیو (OHIO) ہی سے اتنی ہی تعداد میں لوگ بھرتی ہوئے۔ انہوں نے سمجھا کہ سپاہی کی حیثیت سے کام کرنا بڑی تفریح کی بات ہوگی جیسے بچے بچپن میں لڑائی کا کھیل کھیلتے ہیں۔ گھمسان کی لڑائی میں حالات دیگرگوں ہو گئے۔ ان کے سروں پر سے گولیاں شور کرتے گزرتی تھیں۔ توپ کے گولوں نے ان کے دوستوں کے جسم کے ٹکڑے جیسے اڑا دیئے۔ اور ان کا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔

لڑائی والی کہانیاں ایک حد تک ہمیں سنجیدہ بناتی ہیں۔ کالج کے زمانہ میں میں نے دو دوستوں کے ساتھ بغیر رکے گرینڈ ریپڈ (Grand Rapids) سے کالگری (Calgary) تک کار چلائی۔ بے رحم فضا نے ہمیں سخت صدمہ پہنچایا۔ ایسے لگتا تھا جیسے شاہراہ کو کھینچ کر پھیلا دیا ہو۔ میں نے بلند آواز سے خطوط کی کتاب سے پڑھا جو جرمن سپاہیوں نے لکھے تھے جو روسیوں کی قید میں تھے۔

"اسی (80) سے زیادہ آدمی اسی خندق میں پڑے ہیں لیکن باہر ان گنت آدمی ہیں۔ خندقوں سے آپ ان کی چیخ و پکار کو سن سکتے ہیں۔ لیکن کوئی ان کی مدد کو نہیں آتا۔ قریب ساتھ ہی ایک سپاہی پڑا ہے جس کے جسم میں گولی لگی ہے۔ ڈاکٹر نے اسکو بتا دیا ہے کہ وہ گھر بھیج دیا جائیگا لیکن اس نے اپنے شعبہ میں کام کرنے والے کو کہا ہے وہ تو شام تک مر جائیگا اسے یہیں رہنے دو۔"

متانت

کئی سال گزرے ہیں کہ میں اپنے ایک دوست کیساتھ مرلہار پر

(Pear Harbar) دیکھنے گیا۔ ہوائی ان ریسٹورانٹ
(Hawaiian Restorant) سے ہم نے پانی کی بوتل لی۔ گانوں کی آواز آ رہی تھی
جو سریلی تھی۔ ماحول بڑا خوبصورت تھا۔ ویٹرس نے ہر ایک کے گلے
میں پھولوں کا ہار ڈالا۔ ہم نے بڑے اطمینان لیا کہ سینما گھر میں داخل
ہوئے لیکن ہوش اُڑ کے باہر آئے۔ فلم دیکھ کر باہر نکلے۔ گلے سے ہار
اُتارے اور ردی کی ٹوکری میں پھینک دیئے۔

عملی نتائج

پولس نصیحت کرتا ہے کہ "دُکھ برداشت کرو"۔ دُکھ نہ صرف
ہمیں ہوشیار بناتے ہیں بلکہ کئی طرح سے ہمیں لڑائی کیلئے تیار کرتے ہیں۔

اپنے مشن کو سمجھو

ہم سپاہی ہیں۔ میل گبسن (Mel Gibson) ویتنام کی لڑائی
میں کرنل تھا۔ میدان جنگ میں اپنے سپاہیوں کو ایک شام اس نے حکم دیا
"ہم موت کے سایہ کی وادی کی طرف جا رہے ہیں۔ اس حقیقت کو
جان لو کہ ہم لڑائی لڑنے کو جا رہے ہیں۔ دشمن سخت اور مضبوط ہے۔
میں آپ سے وعدہ نہیں کر سکتا کہ میں تم سب کو زندہ سلامت گھر
واپس لاؤنگا"۔

اسی طرح روح ہمیں آگاہ کرتا ہے۔ "اے پیارو۔
مصیبت کی آگ تمہاری آزمائش کیلئے تم میں بھڑکی ہے۔ یہ سمجھ کر
اس سے تعجب نہ کرو کہ یہ ایک انوکھی بات ہم پر واقع ہوئی ہے۔
بلکہ مسیح کے دکھوں میں جوں جوں شریک ہو خوشی کرو۔ (۱۔ پطرس 4/12)

زندگی میں ہمارا مشن دل لگی کرنا نہیں یا دولت مند بننا نہیں
اور نہ ہی عشرت کی زندگی گزارنا ہے۔ ہماری نسل سوتی پڑی ہے۔ ہمارے
لئے خدا کا مشن ہے دوسروں کی مدد کرنا۔ دوسروں کو اپنے سے
بہتر سمجھنا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والا ایک سپاہی کی مانند کہتا ہے "ضرور
ہے کہ وہ بڑھے اور میں گھٹوں" (یوحنا 3/30)

اپنے مشن میں ایمان رکھو

کبھی کبھار دعوۃ سے پہلے کہ مشکل آسان ہے میرا ہارا

(Pearl Harbor) پر حملہ کے فوراً بعد ستانوے فیصد امریکی لڑائی کرنے کو تیار تھے۔ اس حادثے کا ویتنام کی لڑائی کیساتھ موازنہ کرو۔ ۱۹۷۱ میں ساٹھ فیصد امریکیوں نے کہا کہ ویتنام کی لڑائی لڑنا غلطی تھی۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ سخت شکوک رکھ کر لڑائی میں اپنا مشن حاصل ہو سکتا ہے؟

کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کا کلام قابل ~~کالے~~ شایان ہے؟ کیا بہشت قابل قدر انعام ہے؟ اگر آپ اپنے مشن پر ایمان نہیں رکھتے تو آپ اسے پورا نہیں کر سکتے۔

اپنے مشن پر قائم رہو

شاید اس میں حیرانگی کی بات نہیں بلکہ مطالعہ بتاتا ہے کہ آج کا نوجوان بہت سارے مشاغل چھوڑتا جا رہا ہے۔ اسی طرح شماریات سے بھی روحانی زندگی کا پتہ چلتا ہے کہ کیسی ہے؟

~~نوالو~~ نوجوان جو باقاعدگی سے چرچ جایا کرتے تھے ساٹھ فیصد سے زیادہ تھے۔ لیکن آج وہ روحانیت سے دور ہیں۔ انہوں نے چرچ جانا چھوڑ دیا ہے نہ وہ دعا کرتے ہیں اور نہ بائبل پڑھتے ہیں۔ چرچ سے فارغ ہونا کوئی مشکل نہیں لیکن دردناک ہے۔ لیکن اتنا دردناک نہیں جتنا خدا کی چرچ کو چھوڑنا ہے۔ (عبرانی 6/4-6) خدا کے سپاہیوں کو جرم سے دور رہنا ہے (عبرانی 12/1)

اپنے کمانڈر پر نظر رکھو

گبسن (Gibson) کہتا ہے کہ میں آپ سے وعدہ نہیں کرتا کہ میں آپ سب کو واپس لاؤں گا۔ لیکن میں تمہارے اور قادر مطلق خدا کے روبرو قسم کھاتا ہوں کہ جب ہم میدان جنگ میں جائیں گے تو میں پہلا شخص ہونگا جو لڑائی شروع کرونگا۔ اور آخری شخص ہونگا جو میدان جنگ کو چھوڑوں گا میں کسی کو زندہ یا مردہ پیچھے نہیں چھوڑوں گا۔ ہم سب اکٹھے واپس آئیں گے۔ خدا ہماری مدد فرما" جنگ میں سپاہی اپنے لیڈر کے پیچھے آتے ہیں یہ جان کر کہ شاید وہ زندہ واپس نہ آئیں۔

مسیح اپنے تمام سپاہیوں کو زندہ گھر لانے کا وعدہ کرتا ہے
جو تُو نے مجھے بخشا ہے میں نے ان کی نگہبانی کی۔ اور ان میں سے کوئی
ہلاک نہ ہوا۔ (یوحنا $\frac{17}{12}$) مسیح واحد کمانڈر ہے جو ایک سپاہی کی بھی
رتنیس کرتا۔ یہ عظیم کمانڈر صلیبی جنگ میں اپنے دوستوں کے لئے اپنی
جان قربان کرتا ہے۔ وہ ہم سے پہلے آسمان میں گیا ہے۔ اور وہ آ کر
ہمیں اپنے ساتھ لے جائے گا۔

اسکندر اعظم نے موجودہ زمانہ کے لیڈروں کی طرح اپنے
فوجیوں کو خالی وعدے دے کر جنگ کے لئے ابھارا لیکن اس کے مقابلہ میں
خدا کا وعدہ دیکھو "خدا جو ہر طرح کے فضل کا چشمہ ہے۔ جس نے تم کو مسیح میں اپنے ابدی
جلال کے لئے بلایا" وعدہ کرتا ہے کہ تمہارے تھوڑی مدت تک دُکھ اٹھانے
کے بعد آپ ہی تمہیں کامل اور قائم اور مضبوط کرے گا۔ ابدالآباد اسی
کی سلطنت رہے۔ آمین (۱۔ پطرس $\frac{5}{10-11}$)
یہ ہے وہ وعدہ جو ہمیں مضبوط بناتا ہے کہ ہم دُکھ سہیں۔